Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ منگل - ۲۷ - صفر ۱۴۱۴ھ، ۱۷ ظہور ۱۳۷۲ ہش، ۱۷ - اگست ۱۹۹۳ء نمبر ۱۸۳

اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنّت

مالی وسعت فضل تو ہے لیکن خواہ یہ کتنا بڑا فضل ہو اس کے دائمی ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔ اگر مالی فضل آپ کے ساتھ تا زندگی وفا بھی کرے تب بھی وہ آپ کے ساتھ آگے نہیں جائے گا۔ سب کچھ پیچھے چھوڑنا پڑے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنّت ایسی چیز ہے جو اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور اگلی دنیا میں بھی آپ کے ساتھ جاتی ہے۔ خدا کے پیار کی نگاہ اس دنیا میں بھی آپ پر پڑتی ہے اور اگلی دنیا میں اس سے زیادہ شدّت کے ساتھ پڑتی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بات بھی خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر بات میں منافع ہوتا ہے۔ دنیا میں دیکھ لو۔ اعلیٰ درجہ کی نباتات سے لے کر کیڑوں اور چوہوں تک بھی کوئی چیز ایسی نہیں، جو انسان کے لئے منفعت اور فائدے سے خالی ہو۔ یہ تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظلال اور آثار ہیں۔ اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے، تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سُود ہوگا۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسے ان اشیاء سے کسی وقت نقصان اٹھاتے ہیں، تو اپنی غلطی اور نافہمی کی وجہ سے۔ اس لئے نہیں کہ نفس الامر میں ان اشیاء میں مضرّت ہی ہے۔ نہیں بلکہ اپنی غلطی اور خطاکاری سے۔ اسی طرح پر ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں؛ ورنہ خدا تعالیٰ تو ہمہ رحم اور کرم ہے۔ دنیا میں تکلیف اٹھانے اور رنج پانے کا یہی راز ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں اپنی سُوءِ فہم اور قصورِ علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۹)

قیامت کا یقین ہو تو انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

"اگر کامل یقین ہو کہ فلاں بات کا یہ نتیجہ ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ انسان فکرمند نہ ہو برسات آنے والی ہو تو سب کو چھتوں کا فکر ہو جاتا ہے۔ پھر لوگ بیج بونے کی تیاریاں (باوجود ان خوفوں کے کہ کھیتی شاید ہو یا نہ ہو۔ یا پھر اس کے بعد اٹھانی یا کھانی نصیب ہو یا نہ ہو) کر لیتے ہیں۔ امتحان قریب ہو تو لائق سے لائق لڑکا کچھ نہ کچھ تیاری کر لیتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ کل امتحان ضرور ہوگا۔ پھر اگر قیامت کا یقین پیدا ہو تو انسان کیوں گناہ اور لوگوں کی حق تلفیاں اور اکل مال باطل کرے۔ ایسے ایسے برے کام کر کے وہ زبانِ حال سے جتاتا ہے کہ اسے یوم الحساب کا یقین نہیں۔ اگر یقین ہو تو اس کے متعلق تیاری بھی کرے۔ اس کے بعد ایک دلیل بیان کرتا ہے کہ انسان کچھ نہ تھا۔ ہم نے اسے اپنی صفتِ ربوبیت کے ماتحت بتدریج اس حالت تک پہنچایا۔ جو پورا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہم اسے پھر اٹھائیں گے اور حسب اعمال جنت یا دوزخ میں پہنچائیں گے۔ اس کی تفصیل فرماتا ہے کہ متقیوں کو بچائیں گے اور ظالموں کو دوزخ میں بھجوائیں گے۔ اس وقت معلوم ہوگا کہ ظاہری دکھلاوے کا ساز و سامان کہاں تک کسی کے کام آنے والا ہے۔ یہاں تک کہ اس دنیا میں بھی یہ چیزیں ان کو حقیقی عزت نہیں دے سکیں۔"

(خطبہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۱۰ء)

درخواست دعا

محترم صوفی خدا بخش زیروی صاحب سابق نائب ناظم مال وقفِ جدید مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ قیادت علاقہ فیصل آباد حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کی بے پایاں اور عالمگیر خدمات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایک رسالہ SOUVENIR شائع کر رہی ہے۔ جو احباب حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی زندگی کے حالات اور سیرت کے متعلق تحریر کرنا چاہتے ہوں۔ اپنی تحریر درج ذیل پتہ پر ۱۵ ستمبر ۱۹۹۳ء تک ارسال کر دیں۔ اسی طرح اگر کسی صاحب کے پاس حضرت امیر صاحب کی تصاویر ہوں وہ بھی ارسال کر دیں۔ جو کہ واپس کر دی جاویں گی۔ تحریر صفحہ کی ایک جانب ہو اور پڑھی جا سکے۔

۱۔ مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ (دفتر ایوان محمود) ربوہ ضلع جھنگ۔

۲۔ عظمت حسین شہزاد صاحب (قائد علاقہ فیصل آباد) کوٹھی نمبر ۵۴۵۔ اے پیپلز کالونی ۲ فیصل آباد

نمایاں کامیابی

عزیزہ نورین فردوس بنت مکرم عبدالقدوس صاحب نے امسال میٹرک امتحان گوجرانوالہ بورڈ کی طالبہ کی حیثیت سے دیا اور خدا کے فضل و کرم سے ۷۲۰/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے امتیازی پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ ظہور ۱۳۷۲ہش ۱۷ اگست ۱۹۹۳ء

بیمار بچہ ـــ؟

دروازے پر دستک ہوئی ۔ ایک دیہاتی منہ لٹکائے کھڑا تھا کہنے لگا ۔ بچہ بیمار ہے دوائی کے لئے پیسے نہیں ہیں آپ کچھ مدد کریں تو مرا بچہ بچ جائے ۔ آپ کے دل میں رحم کے جذبے کی لہر دوڑی ۔ بچے کی بیماری کا سن کر اس دیہاتی کو منہ لٹکائے دیکھ کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور کچھ رقم اس کے حوالے کر دی آپ کے جذبے کی داد دی جا سکتی ہے ۔ انسان ہی انسان کے کام آتا ہے اور اس سے اور کونسا اچھا موقع ہوگا کہ بیمار بچے کی مدد کی جائے اسکی دوائی کے لئے کچھ رقم دے دی جائے ۔ آپ پر تو آفرین ہے لیکن کیا بچہ واقعی بیمار تھا ۔ کیا دیہاتی واقعی ضرورتمند تھا ۔ ہو سکتا ہے بچہ بیمار ہو ۔ ہو سکتا ہے دیہاتی نے محض آپ کے جذبات کو تحریک میں لانے کیلئے یہ بات کہی ہو ۔ آخر سارا شہر چھوڑ کر ۔ گھر سے چل کر آپ کے گھر تک پہنچنے میں کیا اسے کوئی اور گھر نہیں ملا ۔ کوئی اور شخص نہیں ملا ۔ بہرحال اس بات کا امکان ہے ۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے ۔ کہ ایسے لوگ کسی بھی گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر یہی بات پیش کرتے ہیں اور اکثر کچھ نہ کچھ لے ہی جاتے ہیں ۔ چاہے اس دی گئی رقم کو وہ کسی اور ہی طرح خرچ کریں ۔

کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ کے ہمدردی کے جذبات صحیح معنوں میں ہمدردی کے کام آئیں ۔ آپ کی دی گئی رقم واقعی دوائیں خریدنے میں صرف کی جائے اور مریض کو فائدہ پہنچے ۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے اور یقیناً ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ کا پیسہ پیسہ دیا ہوا مریضوں کے ہی کام آئے ۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی ایک فرد کو نہیں بلکہ اپنی رقم صحیح جگہ پر پہنچائیں ۔ فضل عمر ہسپتال کو دیں جہاں روزانہ بے شمار نادار مریض آتے ہیں اور انکو دوائی مفت دی جاتی ہیں انہیں دواؤں کی قیمت میں آپکی رقم بھی خرچ ہو تو آپکی دی گئی رقم کا صحیح مصرف ہوگا ۔ آپ ایسا ضرور کریں۔

> وقت کی بھٹّی میں پڑ کر راکھ ہو جائیں گے وہ
> اور ہم اس آگ سے کُندن بنائے جائیں گے
> ہم کٹہرے میں کھڑے ہیں اور بہت مسرور ہیں
> وہ بہت روئیں گے جب اس جگہ لائے جائینگے
>
> ـــــــ ابوالاقبال

○

پھر ہوائے آشیاں آنے لگی
یادِ یارِ مہرباں آنے لگی

کِس نے کِس کا ذکر چھیڑا ہے یہاں
گھر میں خُوشبُوئے حناں آنے لگی

اُف یہ خاکستر نشینوں کا دماغ!
اس میں خُوئے آسماں آنے لگی

عرش و کرسی کو ہے کِس کا انتظار
لب پہ شائد پھر فغاں آنے لگی

کان میں آئی تو ہے آوازِ دوست
زندگی کیوں درمیاں آنے لگی

ہر نفس ناہید آیا اور گیا
ایسے جیسے لَب پہ جاں آنے لگی

عبد المنان ناہید

تحریک جدید کی ذمہ داری ہر مخلص احمدی کی ذمہ داری ہے

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کے ساتھ بلکہ وہ افراد سے یہ پوچھے گا کہ تم کیسے تھے ۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے ۔ کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

لجنہ کالم

عربی زبان (ــ) اپنے اندر معنی رکھتی ہے۔ یعنی اس میں ہر نام کے کوئی معنے ہوتے ہیں۔ باقی زبانوں میں اگر کسی چیز کا نام بدل کر اس کی جگہ اور نام رکھ دیا جائے تو اس کے معنوں میں فرق نہیں پڑے گا لیکن عربی کا نام اگر بدل کر اور نام رکھ دیا جائے تو یقیناً اس کے معنوں میں فرق پڑ جائے گا۔ مثلاً امّ کا لفظ لے لو۔ امّ کے معنے عربی زبان میں جڑ اور مقصود کے ہیں۔ یعنی ایسی چیز جس میں سے اور چیزیں نکلیں۔ اور جس کی طرف دوسرے متوجہ ہوں۔ اب اگر ماں کے لئے امّ کی جگہ عربی میں کوئی اور لفظ رکھ دیا جائے تو یہ معنے بالکل بدل جائیں گے لیکن اگر پنجابی میں یا اردو میں ماں کی جگہ کوئی اور لفظ رکھ دیا جائے مثلاً پاں کہہ لیا جائے یا ناں کہہ لیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا چاہے ب۔ا۔ن کہہ لیں یا ت۔ا۔ن کہہ لیں یا د۔ا۔ن کہہ لیں اور جو چاہیں اس سے مراد لے لیں۔ معنوں پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ لیکن عربی کے لحاظ سے اگر ہم نام کو بدل دیں تو وہ نام بے معنی ہو جائے گا وہ صرف علامت ہو گی اس کے کوئی معنے نہیں ہوں گے۔ جیسا اُمّ کا لفظ ہے اس کی بجائے عربی میں اگر ہم کم کہہ دیں گے تو وہ صرف علامت رہ جائے گی اس کے وہ معنے نہیں ہوں گے جو اُمّ کے لفظ میں پائے جاتے ہیں۔ ماں کو عربی میں اُم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بطور جڑ ہے بچوں کے لئے۔ دوسرے بچے اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس کے محتاج ہوتے ہیں۔ پس اُم کے معنے عربی زبان میں اس چیز کے ہیں جو بطور جڑ کے ہو اور جس کی طرف دوسرے لوگ متوجہ ہوں اور ماں کو اسی لئے ام کہتے ہیں کہ یہ بطور جڑ ہے۔ نیز بچوں کی تربیت کا مرکزی مقام ہے جس کی طرف بچے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے متوجہ ہوتے ہیں۔ اب اگر ام کا لفظ بدل کر اس کی جگہ پر کوئی اور لفظ رکھ دیا جائے تو اس لفظ سے ہرگز یہ معنے پیدا نہیں ہوں گے جو امّ کے لفظ سے پیدا ہوتے ہیں۔ صرف ایک علامت رہ جائے گی۔ اسی طرح (ــ) میں بنی نوع یعنی مرد اور عورت کا جو مشترکہ نام انسان رکھا ہے یہ انسان کا لفظ بھی ایک بامعنی لفظ ہے۔ اصل میں یہ لفظ اُنسان جس کے معنے ہیں دو محبتیں۔ پس یہ لفظ جو مرد اور عورت دونوں پر مشتمل ہے اس کے معنی ہیں ایسا وجود جو محبتوں کا ظاہر کرنے والا ہے یعنی ایک طرف یہ لفظ اس تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو خدا اور بندے کے درمیان ہے اور دوسری طرف اس تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو بندوں کو بندوں سے ہے۔

پس انسان کے معنے ہیں وہ وجود جو ایک طرف خدا سے محبت کرنے والا ہو اور دوسری طرف بندوں سے محبت کرنے والا ہو۔ ایسا وجود سوائے انسان کے دنیا میں اور کوئی نہیں۔ انسان میں اگر حیات پائی جاتی ہے تو دوسرے جانوروں میں بھی حیات پائی جاتی ہے۔ انسان دیکھتا ہے تو دوسرے جانوروں کی بھی آنکھیں ہوتی ہیں۔ اور وہ بھی دیکھتے ہیں۔ انسان کے کان ہیں تو دوسرے جانوروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ جس طرح انسان کھاتا پیتا ہے اسی طرح وہ بھی کھاتے پیتے ہیں۔ انسان میں چلنے اور دوڑنے کی صفت پائی جاتی ہے تو باقی جانور بھی چلتے پھرتے اور دوڑتے ہیں۔ انسان کے نر و مادہ ہوتے ہیں تو باقی جانوروں میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی بچے جنتے اور پالتے ہیں لیکن ایک چیز جو انسان کو باقی جانوروں سے ممتاز کرتی ہے اور جو چیز باقی جانوروں میں نہیں پائی جاتی وہ النسبت ہے جو بندے کو خدا سے ہوتی ہے۔ انسانوں میں ہی وہ لوگ نظر آتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ سے محبت کا ایسا تعلق ہوتا ہے کہ وہ ایک منٹ کے لئے بھی اس کے دروازہ سے الگ نہیں ہوتے۔ لیکن کسی حیوان میں یہ ملکہ نہیں پایا جاتا۔ اس لئے حیوان اسی دنیا میں اپنی زندگی کو پورا کر لیتے ہیں اور مرنے کے بعد ان کو دوبارہ زندگی نہیں ملتی لیکن انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوتا ہے اور اپنی دائمی زندگی گزارنے کے ہے اور اپنی دائمی زندگی گذارنے کے لئے وہ ایک نئی سڑک پر قدم مارتا ہے جو سڑک کبھی جنت میں سے ہو کر گزرتی ہے اور کبھی دوزخ میں سے ہو کر گزرتی ہے۔ پس انسان کے معنے دو محبتیں رکھنے والا وجود ہے۔ ایک خدا تعالیٰ سے محبت اور دوسرے بنی نوع انسان سے محبت۔ چنانچہ اسی نام کی وجہ سے دینِ حق نے مذہب کی جو حقیقت بیان کی ہے وہ یہی ہے کہ مذہب اس لئے دنیا میں آتا ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے۔ اور انسان کو بنی نوع انسان سے ہمدردی اور محبت کرنا سکھائے۔ مذہب کی ساری تفاصیل یا خدا تعالیٰ سے محبت اور تعلق پیدا کرنے کے متعلق ہوتی ہیں اور یا بنی نوع انسان سے نیک تعلق رکھنے کے متعلق ہوتی ہیں۔ (عبادت) کیا ہے۔ یہ اس تعلق کا اور اس محبت کا اظہار ہے جو بندے اور خدا کے درمیان ہوتی ہے۔ جس طرح ایک ماں اپنے بچے کو یاد کرتی ہے۔ جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کو یاد کرتا ہے۔ جس طرح بھائی بھائی کو یاد کرتا ہے جس طرح دوست دوست کو یاد کرتا ہے۔ جس طرح خاوند بیوی کو یاد کرتا ہے۔ جسطرح بیوی خاوند کو یاد کرتی ہے۔ اسی طرح ایک نیک انسان اپنے خدا کو فراموش نہیں کرتا۔ اور دن میں متعدد بار اپنے خدا کو یاد کرتا ہے۔ اسی کا نام عبادت ہے۔ (ــ) ہم دیکھتے ہیں جہاں حقیقی محبت ہو وہاں کوئی شخص کسی کو اس کی یاد سے روک نہیں سکتا۔ ایک ماں کو کتنا ہی سمجھاؤ کہ وہ اپنے بچہ کی یاد چھوڑ دے بچہ کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنی ماں کو یاد نہ کرے دوست کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے دوست کو یاد نہ کرے۔ بھائی کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے بھائی کو یاد نہ کرے۔ باپ کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے بیٹوں کو یاد نہ کرے بیٹوں کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے باپ کو یاد نہ کریں۔ بیوی کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے خاوند کو یاد نہ کرے یا خاوند کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنی بیوی کو یاد نہ کرے وہ قطعاً اس بات کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ جن کے ساتھ ان کو محبت ہے وہ ان کی یاد چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں حقیقی محبت ہوتی ہے۔ مگر انسانوں میں سے ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایسے ہیں جو اپنے اندر انسانیت کی حقیقت نہیں رکھتے۔ وہ اپنے خدا کو بھلا بیٹھے ہیں اور وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کو یاد دلایا جائے کہ ان کا کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہی ان کا حقیقی مالک ہے۔ اگر ان کو یہ بات یاد کرا دی جائے تو پھر وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں خدا تعالیٰ کی یاد تازہ رکھی جائے اور پھر وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ یاد دلا دلا کر خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق مضبوط کیا جائے۔ یہ ایک کمزوری ہے جو انسان میں حیوانیت کی وجہ سے آتی ہے۔ انسان چونکہ پیدائش کے لحاظ سے حیوانوں سے تعلق رکھتا ہے اس لئے جب اس پر حیوانیت غالب آجاتی ہے تو جہاں ہمیں ایسے انسان نظر آتے ہیں جو ہر قسم کے تعلقات پر خدا تعالیٰ کو ترجیح دیتے ہیں اور دنیا کی محبت پر خدا تعالیٰ کی محبت کو مقدم رکھتے ہیں وہاں اس حیوانیت کے غالب آجانے کی وجہ سے ایسے انسان بھی نظر آتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے تعلق کو بھلا کر حیوانوں کی طرح کھاتے پیتے عیش اور آرام کرتے، عمدہ اور آرائش کے سامان مہیا کرتے، سیر و تفریح کرتے اور دنیا کی لذات حاصل کرنے میں ہی زندگی سمجھتے ہیں اور اخروی زندگی سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی ساری کی ساری خواہشات اس دنیا کی زندگی سے وابستہ ہوتی ہیں۔ مجھے اس پر تعجب آتا ہے جس طرح ہر انسان موت سے ڈرتا ہے اور اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور جس طرح موت کو اپنے سے دور رکھنے کے لئے ایک انسان ہزاروں اور لاکھوں روپے خرچ کرتا ہے اگر ہماری زندگی صرف اسی دنیا کے ساتھ وابستہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ موت سے بچنا چاہتا ہے۔ ہمیں اسی زندگی میں ہزارہا بلکہ کروڑہا انسان ایسے نظر آتے ہیں جن کے پاس دنیا کے بہترین سامانوں سے مال و دولت آرام و آسائش اور اس دنیا کی باقی تمام لذتوں سے کچھ بھی موجود نہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ اس دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ ان کے اندر اس خواہش کا پایا جانا بتاتا ہے کہ کسی اور اہم مقصد کو پورا کرنے کے لئے ان کو پیدا کیا

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے
شکریہ کے ساتھ

ڈان

۲۵ جون ۱۹۹۳ء

غلام کبریا (کراچی) ڈان ۲۵ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

بوسنیا، فلسطین، مقبوضہ کشمیر، صومالیہ، اور بعض دیگر علاقوں میں مسلمانوں کے ساتھ خوفناک حالات پیش آرہے ہیں۔ ان کی تقریباً ایک ارب آبادی میں سے اکثریت غیر ترقی یافتہ ہے اور غربت زدہ مثلاً۔ اس بات سے ناواقف ہے۔ اور فالج زدہ ہوگئی ہے جس کی وجہ سے وہ مسئلے کا تجزیہ نہیں کرسکتی۔ اور نہ ہی اس کا حل تلاش کرسکتی ہے مسلمانوں کی یہ حالت درجہ بدرجہ پندرھویں صدی سے گرتی رہی ہے اور یہی وہ وقت ہے جب مغربی طاقت بڑھتی رہی اور مغربی اقوام زیادہ سے زیادہ خوشحال ہوتی گئیں۔ اور یہ سب کچھ اس باعث کہ انہوں نے بین العالمی بحری تجارت میں حصّہ لیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اکثر مسلمان فلاسفروں اور دانشوروں نے سر سیّد کی ایک استثناء کے ساتھ۔ کبھی سائنسی طور پر نہ اس حالت کا مطالعہ کیا اور نہ اس کا حل تلاش کیا۔ سر سیّد احمد نے مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی تاکہ وہ مغرب کے حملوں کا مقابلہ کرسکیں۔ دیگر لوگوں میں سے اکثریت زیادہ مسلمانوں کے خلاف عالمی سازشوں کے نظریوں پر بات کرتی رہی۔ لیکن اس کے مقابلے کے لئے انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ اگر واقعی یہ سازشیں موجود تھیں۔ اسلام کے خلاف سازشیں صرف اس وقت کامیاب ہوتی ہیں۔ جب ان کی سماجی، اخلاقی اور سیاسی حالت بدتر ہوتی۔ اور جب وہ اس بات کو برداشت کرسکتے ہیں کہ ان کے حاکم نااہل ہوں۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ حالات کی بدتری کو بہت کم لوگ تسلیم کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔ مسلمان لیڈروں کی اکثریت نے اس مسئلے کا حل یوں نکالا کہ انہوں نے اپنی فوجی طاقت کو بڑھانا شروع کردیا بغیر اس بات کے سوچے سمجھے کہ مغل اور ترک فوجی طاقت اور ان کی سلطنتیں مغربی طاقتوں سے بہت بڑی تھیں لیکن وہ محفوظ نہ رہیں۔ خاص طور پر جبکہ چھوٹی مغربی فوجی طاقتوں سے ٹکرائیں۔

اس بات کا اعتراف کرلینا چاہیے کہ حقیقی قومی طاقت علم کی طاقت سے حاصل ہوتی ہے اور اسی طرح اقتصادی اور اخلاقی طاقت سے انگلستان جو کسی بھی مغل ہندوستانی کے کسی ایک صوبے سے خاصا کم رقبہ والا ملک ہے اور اس کی آبادی ۱/۲۰ کے قریب ہے کے پاس سائنس کی تعلیم کے لئے دو یونیورسٹیاں تھیں۔ حساب کے لئے اور سیاسی اقتصادیات کے لئے۔ اور اسی طرح بابت سے دیگر موجودہ زمانے کے نظام کے سلسلے میں بھی۔ لیکن مغل ہندوستان میں ایک بھی ایسا سکول نہیں تھا جو ان علوم کی تعلیم دیتا جہاں تک اقتصادیات کا تعلق ہے۔

ہندوستان انگلستان کی بحری عالمی تجارت کا کسی صورت بھی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ حتیٰ کہ ہندوستانی اشیاء بھی انگریزوں کے جہازوں پر انگریز ہی برآمد کرتے تھے۔ مسلم لیڈر شپ کبھی اس بات سے نہیں تھکتی کہ وہ جہاد کی اہمیت پر غور کرے۔ اسلام میں یہ اصطلاح ایسی ہے جو نیکی کی جدوجہد کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اسلام میں علم حاصل کرنے کے لئے جہاد کو اور اسی طرح اقتصادیات کو مضبوط کرنے کے جہاد کو اور اخلاقیات کو بھی مضبوط کرنے کے جہاد کو فوجی ساز و سامان سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث موجود ہیں جو علم کی اہمیت کو بیان فرماتی ہیں۔

عملی طور پر بھی بہت زیادہ فوجی طاقت کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ کسی طرح کی اقتصادی طاقت کی حمایت حاصل کرے تاکہ اپنے آپ کو قائم رکھ سکے۔ مسلمان دنیا کی برتری چودھویں صدی تک قائم رہی۔ جب فوجی طاقت کو اقتصادی طاقت حاصل تھی اور اسی طرح اخلاقی طاقت بھی۔ اور علم کی طاقت بھی۔ آج کے زمانے میں کیا سوویت فوجی طاقت کا تنزل نہیں ہوگیا۔ باوجود اس کے کہ اس کے پاس علم کی بہت زیادہ طاقت تھی خاص طور پر سائنس اور ٹیکنالوجی کی۔ لیکن یہ اس لئے ہوا کہ اس کی اقتصادیات کمزور تھی۔ پاکستان کے پاس ایک قابل فخر فوجی طاقت موجود ہے لیکن اگر بیرونی ممالک بندوقیں ہوائی جہاز، بحری جہاز بلکہ ان کے سپیئر پارٹس بھی دینے بند کردیں تو کیا ہماری فوجی طاقت کا خاتمہ نہیں ہوجائے گا۔ یہ فوجی طاقت پیدا کرنے کے لئے پاکستان کے غریب لوگوں کو خاصا زیادہ ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے اور وہ اپنی اہلیت سے زیادہ ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اتنے زیادہ ٹیکسوں کی ادائیگی ہی نے انہیں اپنے ملک کی حفاظت کی اہلیت میں کمزور کردیا ہے اور اس کے علاوہ انہیں بنیادی ضرورتیں بھی مہیا نہیں کیں کہ وہ ایک باعزت زندگی گزار سکیں۔ پاکستانی مورخ اس بات میں ناکام رہے گا کہ وہ اپنے لوگوں کو بتائے کہ مغل سلطنت کے آخری ایام میں مغل حکومتوں نے لوگوں پر جو ٹیکس لگائے تھے۔ وہ ان

باقی ص۷ پر

Knowledge as weapon

TERRIBLE things are happening to the Muslims in Bosnia, Palestine, Occupied Kashmir, Somalia and other places. Most of the about one billion Muslims continue to suffer from under-development and impoverishment. Muslim leadership is either unaware of this or else is stunned and paralysed to analyse the problem and find a solution. The condition of the Muslims has been increasingly deteriorating since the fifteenth century. And since then Western power has been growing and the Western people have been getting more prosperous mainly as a result of massive sea-borne international trade. The pity is that not many Muslim philosophers or thinkers, with the exception of very few like Sir Syed ever carried out any scientific study of the situation to find a solution.

Sir Syed alone pleaded for education to the Muslims to face the Western onslaught. Most others have been harping upon theories of international conspiracies against the Muslims, but doing nothing to counter them, if they really existed. Then, conspiracies against nations succeed only when they are in social, moral and political disarray and when they can tolerate incompetent rulers. I am afraid, not many had the courage to accept this disarray.

Most Muslim leaders have tried to solve this problem by making efforts to increase their military might without recalling that the Mughal and the Turkish military might, and their empires, were far bigger than any western power but remained paralysed when confronted with far smaller Western military might. Let us admit that real national might emanates from power of knowledge and economic and moral strength.

England, much smaller than any of the Mughal India's provinces and with about one-twentieth population, had two universities teaching science, mathematics, political economy and many other modern disciplines. But Mughal India did not have even a school teaching these subjects.

In economy, India had nothing equal to England's sea-borne international trade. Even Indian goods were exported by the English on English ships.

Muslim leadership is never tired of emphasising the importance of *Jihad*, which in Islam is a term for struggle for righteousness. In Islam *Jihad* through acquiring knowledge, strengthening economy and moral fibre have been regarded far more important than a *Jihad* through military means. The sayings of the Holy Prophet (PBUH) are enough to emphasise importance of knowledge.

Even in practical terms, a massive military might needs be supported by an equally massive economic might to sustain it. Muslim world ascendancy remained intact only till the fourteenth century when military might was sustained by economic and moral might and the might of knowledge. In the contemporary world, has not Soviet military might collapsed, notwithstanding support of massive might of knowledge more so of science and technology because of very poor economy? Pakistan has an enviable military force; but will not the refusal by foreign countries to provide guns, planes and ships or even spare parts grind the military might to a halt? To create this military might, the poor in Pakistan have to be heavily taxed, far beyond their capacity to bear. Their stakes in defending the country have been reduced by not only unbearable tax burden but also by the rulers' failure to provide them with basic amenities and bare minimum facilities for a respectable living.

Pakistani historians have failed to tell the people that towards the end, the Mughal empire had taxed the people beyond their means to pay and failed to provide protection to their life and property. This spread discontentment among the people. On the other hand, the Indians living in territories under East India Company found themselves more secure and contended. This was known to the Indians under the Mughal or other warlords. When the Company troops marched into territories held by Mughals or other Indian princes, the people offered them no resistance.

The world Muslim leadership in general and the leadership of Pakistan and Bangladesh in particular should, therefore, concentrate on acquiring the might of knowledge and economic and moral strength.

GHULAM KIBRIA
Karachi

DAWN FRIDAY, JUNE 25, 1993

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

پاکستان رینجرز

پولیس اور فوج کے کام اور فرائض کے بارے میں عوام الناس واقفیت رکھتے ہیں۔ لیکن رینجرز کے متعلق بہت کم لوگ صحیح معلومات رکھتے ہیں۔ پاکستان رینجرز سول آرمڈ فورسز کا حصہ ہے۔ جو وزارت داخلہ کے کنٹرول میں ہے جو زمانہ امن اور جنگ دونوں میں کام کرتی ہے رینجرز کا اولین کام سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے جس میں غیر ملکی باشندوں کا غیر قانونی داخلہ روکنا اور سمگلنگ وغیرہ کا خاتمہ کرنا شامل ہے وفاقی حکومت کسی بھی علاقے میں امن وامان کی بحالی کے لئے اور پولیس کی مدد کے لئے رینجرز کو طلب کر سکتی ہے۔

جب رینجرز کو طلب کیا جاتا ہے تو اس کی خدمات صوبائی حکومت کے ماتحت آجاتی ہیں۔ رینجرز کے آپریشن کے وقت مجسٹریٹ درجہ اول ساتھ ہوتا ہے جو تحریری طور پر قانون کے اندر رہتے ہوئے کارروائی مکمل کرتا ہے اور اپنے آفیسرز کو صورتحال سے آگاہ رکھتا ہے۔ آپریشن کے وقت پولیس کی کمانڈ بھی رینجرز کو مل جاتی ہے۔ صورتحال رینجرز کے کنٹرول میں آنے کے بعد پولیس رینجرز کی پلاننگ کے مطابق کام کرتی ہے لیکن اگر صورتحال فوج کے کنٹرول میں ہو تو رینجرز آرمی آفیسر کی نگرانی میں آپریشن مکمل کرتی ہے۔

آرمی کے آفیسر ۲ سال کی ڈیپوٹیشن پر یہاں آتے ہیں یہ آرمی آفیسر کیپٹن کے عہدے سے لیکر میجر جنرل کے عہدے تک ہوتے ہیں۔ میجر جنرل کو رینجرز کا ڈائریکٹر جنرل کہا جاتا ہے۔ رینجرز کی کمان اسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے میجر جنرل کی خدمات وزارت داخلہ جی ایچ کیو کی مرضی سے حاصل کرتی ہے۔

۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے بعد مشرقی سرحدوں کی حفاظت پولیس کے حوالے کر دی گئی تھی۔ جس میں پنجاب۔ بہاولپور کی سرحدی پولیس خیرپور ملٹری پولیس اور سندھ پولیس رائفلز شامل کیا گیا۔ لیکن اس کی کارکردگی بالکل نہ ہونے کے برابر تھی۔ ۱۹۵۸ء میں اس بارڈر پولیس کو مغربی پاکستان رینجرز کا نام دیا گیا۔ ۱۹۷۱ء میں رینجرز کو وزارت دفاع کے ماتحت کر کے پاکستان رینجرز کا نام دیا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں اسے سول آرمڈ فورس کا حصہ قرار دے کر وزارت داخلہ کے کنٹرول میں دے دیا گیا۔

پاکستان رینجرز کے نوجوان دن رات اور گرمی و سردی کی تمیز کے بغیر سرحدوں کی حفاظت کے لئے ۲۴ گھنٹے ڈیوٹی پر رہتے ہیں۔ بھارت نے نارووال سے بہاولنگر تک کے بارڈر پر لوہے کی تاریں بین الاقوامی سرحد سے دو سو میٹر اندر اپنے علاقے میں لگائی ہیں۔ تاروں کی اس دیوار کی اونچائی چھ فٹ ہے۔ بہاولنگر سے آگے بھی تاروں پر کام جاری ہے کہ بھارت تمام سرحد پر تاریں لگا دے گا۔ اس تار پر ۲۹ لاکھ روپے فی کلومیٹر لاگت آئی ہے اور اب تک ۱۱ سو کلومیٹر علاقے پر تار بچھائی جا چکی ہے۔ کچھ فاصلوں پر لوہے کے گیٹ بھی لگے ہوئے ہیں رات کو ان تاروں میں کرنٹ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تاروں کے ساتھ ساتھ لائٹیں بھی لگی ہوئی ہیں جو رات کے وقت روشن کر دی جاتی ہیں اور سرحد پر دن نکل آتا ہے۔ پاکستان کی طرف سے بین الاقوامی سرحد پر کسی رکاوٹ اور لائٹنگ کا انتظام نہیں ہے۔ گشت پر مامور رینجرز کے نوجوانوں کو ٹارچیں مہیا کی جاتی ہیں۔ یہ گشت گھوڑوں اور جیپوں پر ہوتی ہے۔ سرحد پر پچاس۔ سو دو سو اور کہیں ہزار میٹر سے بھی زیادہ فاصلے پر آبزرویشن ٹاور بنے ہوتے ہیں۔ ان ٹاورز پر رینجرز کے جوان دن رات موجود رہتے ہیں اور دوربین کے ذریعے سرحد پر آنے جانیوالے لوگوں پر نظر رکھتے ہیں سرحد پر لوہے کے تاروں کی وجہ سے اسلحہ کی سپلائی اور غیر قانونی آمدورفت ناممکن ہو گئی ہے۔

رینجرز کے جوانوں کے لئے سب سے مشکل علاقہ چولستان کا صحرا ہے جہاں درجہ حرارت ۵۰ ڈگری سینٹی گریڈ سے بھی زیادہ ہوتا ہے اور پینے کے لئے پانی بھی نایاب، ان علاقوں میں ڈیوٹی دینے والے جوانوں کو سخت جان سمجھا جاتا ہے۔ بارڈر کے علاوہ رینجرز کے جوانوں کو بی آر بی نہر کے ساتھ ساتھ کافی دور تک تعینات کیا گیا ہے۔ تاکہ اگر کوئی سرحد پار کر بھی لے تو یہاں اسے گرفتار کر لیا جائے۔ سرحدی علاقے میں ہر قسم کا شکار ممنوع ہوتا ہے، پاک بھارت سرحد پر ڈیوٹی دینے والے پاکستان رینجرز اور بی ایس ایف (بھارت کی بارڈر سیکورٹی فورس) کے جوان ایک طرف تو حریف ملکوں کی فورس ہیں لیکن دوسری طرف وہ انسان دوست بھی ہیں۔ سرحد پر اکثر انسان دوستی کے مناظر دیکھنے میں آتے ہیں دونوں ملکوں کے جوان مشکل کے وقت ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف جونہی مغرب کی اذان کا وقت ہوتا ہے۔ بی ایس ایف (بھارت کی بارڈر فورس) والے اونچی آواز میں بھجن اور جے ہار لگا دیتے ہیں۔ جس پر رینجرز کے جوان غصے میں آجاتے ہیں یوں کبھی دشمنی غالب آجاتی ہے اور کبھی دوستی۔

چند سال قبل رینجرز کے پاس ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کا سامان چیک کرنیکا اختیار بھی تھا۔ اس کیلئے رینجرز نے علیحدہ سے چیک پوسٹ بنائی ہوئی تھی۔ پہلے کسٹم والے سامان چیک کرتے تھے پھر رینجرز والے۔ لیکن کسٹم والوں کو یہ طریقہ پسند نہ آیا اور پاک بھارت سرحد کو انٹرنیشنل سرحد کا بہانہ بنا کر یہ اختیار رینجرز سے واپس لے لیا۔

رینجرز کے جوان اور افسر اپنے گھروں سے دور وطن عزیز کی سرحدوں کے دفاع کے لئے دن رات مصروف رہتے ہیں جہاں نہ کوئی تفریح گاہ ہے اور نہ ہی کوئی شاپنگ سنٹر، بس سرحد ہے اور خاموشی۔ قوم بجا طور پر پاکستان رینجرز کے جوانوں اور افسروں پر فخر کرتی ہے۔

آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے۔ اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

مرہٹی مثلیں

○ غرور کا سر نیچا ہے۔

○ ہم کو اسی کی تعریف میں تالیاں بجانی چاہئیں جس کی گیہوں کی روٹی ہم کھاتے ہیں۔
ایک پوشیدہ موتی ہے

○ پہاڑ کے کھودنے سے ایک چوہیا نمودار ہوئی ہے۔

○ آنکھوں پر جھلی چھا جانا۔

○ پیاس لگے تو کنواں کھودنا۔

○ قطرہ قطرہ گرنے سے نالا بن جاتا ہے۔

○ پہاڑیوں کو جب فاصلے سے دیکھا جاوے تو خوبصورت نظر آتی ہیں۔

○ بُرا ناچنے والا آنگن کے ٹیڑھا ہونے کا عیب نکالتا ہے۔ اور اناڑی باورچی گیلی ایندھن کو عیب دیتا ہے۔

○ شریر کی محبت بالو کی دیوار کی طرح ہے

○ ایک الٹی ہانڈی پر پانی ڈالا گیا ہے۔

○ میری پیٹھ کو مارو مگر میرے پیٹ کو نہ مارو۔

○ سارے پھول کے بجائے ایک پنکھڑی۔

○ انگلیوں سے پکڑ کر برقعہ اٹھا دینا

○ مضبوط آدمی دبلے آدمی کے کان اینٹھ لیتا ہے

○ تینوں جہانوں میں دل جیسی صاف اور کوئی گواہی نہیں۔

○ جن نکل جاتا ہے جب اس کو پٹنے کا ڈر ہوتا ہے۔

○ مکی تو کسان کی ہے مگر گیدڑ آپس میں اس کی ملکیت پر لڑتے ہیں۔

○ کتے کی ٹانگ بلی کو اور بلی کی ٹانگ کتے کو۔

○ کتے کو بھی جب للکارا جاوے تو ہڈی گرا دیتا ہے۔

○ تھوڑے علم سے آدمی بڑا مغرور ہو جاتا ہے۔

○ اگر ہمارے پاس پکے ہوئے چاولوں کے دانے ہیں تو بڑی روحیں جمع ہو جائیں گی۔

○ جتنا بستر لمبا ہو ہم کو اتنے پاؤں پھیلانے چاہئیں۔

○ آگ پر تیل ڈالا گیا۔

○ جو دولت ظلم سے حاصل کی جاوے وہ جلدی ہی ضائع ہو جاتی ہے۔

○ اندھا آدمی آٹا پیستا ہے اور کتا کھاتا جاتا ہے۔

○ یہاں ایک کنواں ہے اور وہاں ایک باولی ہے (جس کی سیڑھیاں ہیں)

○ ایک بے صبر دولہا اپنا سہرا سر سے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۰۴۹ میں شبنم جمیل زوجہ خلیفہ جمیل احمد صاحب قوم شیروانی پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ کینٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیور طلائی ۸ تولہ مالیتی -/۵۸۸۰۰ (۲) حق مہر -/۱۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ شبنم جمیل ۵۳-A-۵۱۴ شارع مدرسہ کوئٹہ کینٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ خلیفہ عبدالرحمن ولد خلیفہ نورالدین کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ خلیفہ جمیل احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۵۰ میں شمیم اختر زوجہ قریشی احمد حسن صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان جنرل سٹور نزد مختار انڈسٹریز سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۲-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپے (۲) نقد -/۱۵۰۰۰ روپے (۳) زیور طلائی ۵ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ شمیم اختر مکان نمبر ۶ ۷۴ رحمان جنرل سٹور نزد مختار انڈسٹریز سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱۔ قریشی احمد حسن خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ قریشی نوید احمد شاد پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۵۱ میں آمنہ بیگم بیوہ عبدالستار قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-۱۵۱ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶-۴-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر -/۳۵۰ روپے (۲) نقد -/۱۲۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۲۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ آمنہ بیگم بیوہ عبدالستار A-۱۵۱ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد دین انور سیکرٹری تحریک جدید۔ گواہ شد نمبر۲۔ قریشی محمود الحسن نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۹۰۵۲ میں غلام فاطمہ زوجہ محمد حسین صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۷۳ء ساکن شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۲-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۳۲ روپے (۲) زیور طلائی ۵ تولہ مالیتی -/۱۸۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ غلام فاطمہ زوجہ محمد حسین گھاٹ روڈ محلہ برکت پورہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد شہباز محلہ برکت پورہ شرقپور ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر۲ مرزا اسلم بیگ ۴/۲ فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۵۳ میں حمید احمد ملک ولد ملک اللہ دتہ قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سکنی پلاٹ سکہ۔ بی۔ آر ایمپلائز کوآپریٹو سوسائٹی اسلام آباد پیشگی ادائیگی اسی ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۲۰۰ روپے ماہوار بصورت گذارہ ماہوار آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حمید احمد ملک B-۱۴ لالہ زار پورٹ ہاؤس کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ سکندر حیات چچہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۰۵۴ میں ناصر احمد نصیر ڈیڈھوی ولد شریف احمد ڈیڈھوی قوم کنسن پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳-۴-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۱۶۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحۂ ارتحال

محترم کرنل شہزاد احمد خان صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ :
ان کے چچا محترم خان رشید احمد خان صاحب ابن محترم کرنل اوصاف علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ مورخہ ۸؍ اگست ۹۳ء کو صبح آٹھ بجے قلیل علالت کے بعد حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ آپکی عمر ۸۵ سال تھی۔ آپ کا جنازہ مکرم مربی صاحب حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھایا۔ اسی روز تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر جنرل (ریٹائرڈ) چوہدری ناصر احمد صاحب نے دعا کروائی۔
احباب انکی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

موسمِ سرما کی سبزیات کے بیج

موسمِ سرما کی سبزیات کے بیج دستیاب ہیں۔ پیکٹ دفتر وکالتِ زراعت سے مل سکتے ہیں۔ خواہش مند احباب توجہ فرما دیں۔

واقفینِ نو کے والدین اور سیکرٹریاں متوجہ ہوں

”والدین واقفین نو بچوں کی انفرادی فائلیں بنائیں۔ جس میں بچے کی پروگریس رپورٹ یعنی جب بچے سکولوں میں داخل ہوں۔ ان کے نتائج فائل میں لگائیں۔ اسی طرح مرکز سے خط و کتابت کا ریکارڈ بھی فائل میں رکھیں
یہ فائلیں سیکرٹری صاحب واقفین نو کے پاس ہوں۔ والدین اگر نقل مکانی کریں تو سیکرٹری صاحب سے فائلیں لے لیں اور جس جگہ منتقل ہوں وہاں کے سیکرٹری صاحب کو جمع کروائیں اور دفتر کو بھی تبدیلیٔ ایڈریس کی اطلاع کریں“
——— وکالت وقفِ نو ———

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ سید عبدالسلام صاحب)
○ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم سید عبدالسلام صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ اُن کے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی امانت ذاتی ۳۹۰۵/۱۴۰-۹ صیغہ امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ /۱۵،۵۷۴ روپے جمع ہیں۔ ہماری کوئی اولاد نہیں ہے۔ مکرم سید عبدالسلام صاحب کی ایک بہن حیات ہیں۔ لہٰذا اس رقم میں سے میرا حصہ مجھے ادا کیا جائے۔
بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

صدقات برائے نادار مریضان

صدقات بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں
اور ناگہانی آفات سے بچاتے ہیں
فضلِ عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج احباب جماعت کے صدقات و عطیات سے ہوتا ہے۔
احباب جماعت سے اس مد میں فراخدلی سے عطیات دینے کی گذارش ہے۔
(ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال)

اساتذہ کی فوری ضرورت

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی زبان کی تدریس کے لئے اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ احباب جماعت میں سے ایسے گریجویٹ دوست جو انگریزی پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں اور سلسلہ کی خدمت کا جذبہ بھی رکھتے ہوں۔ وہ براہ کرم وکالت تعلیم سے فوری رابطہ کریں۔ بی ایڈ۔ ایم ایڈ کی اسناد رکھنے والے مناسب ہونگے۔
(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

بقیہ : صلا

وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر احمد نصیر ڈیڑھ ہوسی R-۸۱۳/۸ عزیز آباد کراچی نمبر ۳۸ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبد المجید وصیت نمبر ۱۵۵۲۳

خدمتِ خلق

خادم القوم بن جاؤ تا خدا تمہیں سید القوم بنائے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا :۔
”خدمت کرو اور کرتے جاؤ تمہارا نام خدام الاحمدیہ ہے۔ خدام الاحمدیہ کے معنی ہیں کہ تم ”احمدی خادم“ ہو۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ .... قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔ اگر تم واقع میں سچے احمدی بنو گے تو تھوڑے دنوں میں خدا تمہیں سید بنا دے گا۔ ہر شخص تمہارا ادب اور احترام کرے گا۔ اور لوگ سمجھیں گے کہ ملک کی نجات ان کے ساتھ وابستہ ہے۔ دیکھو یہ کس طرح اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر ملک کی خدمت کرتے ہیں تو اپنے اس مقام کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اور ہمیشہ کوشش کرتے رہو کہ تمہارے ذریعے دنیا کا ہر امیر اور غریب فائدہ اٹھائے۔
”تم خدام الاحمدیہ ہو تمہارا کام یہ ہے کہ امیر مصیبت میں ہو تو اس کی خدمت کرو اور غریب مصیبت میں ہو تو اس کی خدمت کرو۔ یہاں تک کہ ہر فرد بشر یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کی نجات کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قومی ترقیات تم حاصل کرو گے۔“ (تقریر سالانہ اجتماع فرمودہ ۲۰؍ نومبر ۵۵ء مطبوعہ الفضل ۴؍ مارچ ۱۹۵۶ء)

بقیہ : صفحہ ۵

○ وہ وقت تو آ گیا ہے مگر ٹھیک وہی گھڑی نہیں آئی۔
○ ایک لذیذ خوانچہ کتے کے سامنے اور نان خطائیاں گدھے کے آگے۔
○ گدھا کمہار کی نسبت دانا ہے۔
○ گیدڑ ککڑی (باورنگ) سے خوش نہیں ہوتا۔
اتار کر گھٹنوں میں باندھنا چاہتا ہے۔
○ ایک ہی ہار کے دانے
○ خارش دوائی کی مدد کے سوائے ہی دفع ہو گئی۔

○ جب ہم کو طبیب کی ضرورت نہیں رہی تو خواہ پھر وہ مرجاوے۔
○ بہتی گنگا میں اپنے ہاتھ دھو لو۔
○ مٹی کے چولھے ہر شخص کے گھر میں مل سکیں گے۔
○ ضامن بنو اور ضمانت کی رقم اپنی گرہ سے دے دو۔
○ دیوار کو کان ہو گئے اور دروازہ کو آنکھیں لگ گئیں۔
○ آدمی کو اپنے ضمیر کے مطابق کام کرنا چاہیئے۔
○ عقلمند کے لئے ایک بات اور احمق کے لئے ایک ڈنڈا۔

بقیہ : صفحہ ۴

کی طاقت سے بہت زیادہ تھے۔ اور اس کے باوجود وہ اُن کے جان اور مال کی حفاظت نہ کر سکے۔ اسی وجہ سے لوگوں میں بے اطمینانی پھیل گئی۔ اس کے بالمقابل وہ ہندوستانی جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے علاقے میں رہتے تھے انہوں نے اپنے آپ کو زیادہ محفوظ سمجھا۔ یہ بات مغل بادشاہوں کے ماتحت رہنے والے ہندوستانیوں کو پوری طرح معلوم تھی اور دوسرے جنگی سرداروں کے ماتحت رہنے والوں کو بھی معلوم تھی۔ جب کمپنی کے فوجی دستوں نے مغلوں کے ماتحت علاقوں پر چڑھائی کی یا دوسرے ہندوستانی شہزادوں کے علاقوں پر اور لوگوں نے ان کی کوئی مزاحمت نہ کی۔ عالمی اسلامی لیڈرشپ عمومی طور پر اور پاکستان اور بنگلہ دیش کو خصوصی طور پر چاہیئے کہ وہ اپنی توجہ کو علم اور اقتصادیات اور اخلاق کی مضبوطی پر مرکوز کئے رکھیں۔

بقیہ : صفحہ ۳

گیا ہے۔ اگر کسی اور اہم مقصد کے لئے ان کو پیدا نہیں کیا گیا تو پھر وہ کونسی چیز ہے کہ جو باوجود تکالیف کے ان کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور زندہ رہنے کی اور موت سے بھاگنے کی تلقین کرتی ہے۔
(فرمودہ ۲۷؍ دسمبر ۱۹۴۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۶ ر اگست ۔ گرمی کی شدت بڑھ گئی ہے ۔

○ پنجاب کے بلدیاتی ادارے توڑ دیئے گئے ہیں ۔ بلدیاتی چیئرمینوں کی جگہ ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیئے گئے ۔ نئے انتخابات آئندہ سال جنوری کے آخری ہفتے میں منعقد ہوں گے ۔ صوبائی وزیر بلدیات و مال ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل راجہ سروپ نے بتایا ہے کہ بلدیاتی ادارے اس لئے توڑے گئے ہیں کہ انتخابات کو صحیح معنوں میں منصفانہ اور شفاف بنایا جا سکے ۔

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کی واپسی اور معافی کا فیصلہ میرٹ پر ہو گا ۔ مرتضیٰ بھٹو کی طرف سے معافی کی کوئی درخواست حکومت کو نہیں ملی ۔ نگران وزیر اعظم نے کہا ہے کہ عام انتخابات کے بعد میں سیاست سے باہر ہو جاؤں گا ۔ انہوں نے کہا کہ میں صدر کے عہدہ کے لئے دستیاب نہیں ہونگا ۔

○ قاضی حسین احمد سمیت اسلامی فرنٹ کے ۱۰۰ ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور رات گئے ضمانت پر رہا کر دیا گیا ۔ امیر جماعت اسلامی ہزاروں افراد کے ہمراہ ایک سابق ایم پی اے کے مبینہ ظلم کا نشانہ بننے والے ۱۳۱ گھروں کو آباد کرنے کے لئے ان کے گاؤں بھسن جانا چاہتے تھے کہ جلو موڑ کے قریب پولیس کی بھاری نفری نے جلوس کو روکا ۔ ہوائی فائرنگ کی زیر دست لاٹھی چارج کیا اور سات گھنٹے کے محاصرے کے بعد گرفتار کیا گیا ۔

○ قائمقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ انتخابات میں ڈرگ منی کا استعمال روکنے کے لئے بھرپور کوششیں کریں گے ۔ انہوں نے کہا کہ تیس ۳۰ لاکھ افراد کے پاس شناختی کارڈ نہیں ہیں ہنگامی بنیادوں پر اجراء کی کوشش کر رہے ہیں ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ٹکٹوں کے مسئلہ پر پارٹی میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ بھٹو کے بارے میں وہ مناسب وقت پر تبصرہ کریں گی ۔ انہوں نے کہا کہ شناختی کارڈ کی پابندی ہمارے ساتھ امتیازی سلوک ہے ۔ الیکشن ایک ہی دن کرواتے سے خرچ نصف رہ جائے گا ۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ جاگیردار اور وڈیرے میرے دشمن ہیں انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر بھٹو نے سندھ میں فسادات کروائے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے ۵۶۱ پلاٹ دینے کے علاوہ اور کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا ۔ وہ کچھ دیر اور برسر اقتدار رہ جاتیں تو نہ معلوم ملک میں کیا کچھ کرواتیں ۔

○ پیپلز پارٹی کے سابق مرکزی لیڈر اور ایم این اے مسٹر افتخار گیلانی جو وفاقی وزیر قانون بھی رہے ہیں ، مسلم لیگ نواز گروپ میں شامل ہو گئے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنی عزت کروڑوں روپے سے زیادہ عزیز ہے ۔

○ پیپلز پارٹی کے رہنما اور سرحد اسمبلی کے سابق ڈپٹی سپیکر نواز خان کو ان کے ڈرائنگ روم میں قتل کر دیا گیا وہ ہری پور سے صوبائی نشست پر متوقع امیدوار تھے ۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ ہماری کوشش ہے کہ سندھ میں پی پی سے ون ٹو ون مقابلہ ہو انہوں نے الزام لگایا کہ سندھ میں وفاقی اور صوبائی حکومت اور الیکشن کمیشن ہماری مخالفت کر رہے ہیں ۔

○ جنرل اسلم بیگ نے کہا ہے کہ امریکہ قاضی حسین احمد کی حکومت نہیں بننے دے گا ۔ انہوں نے بتایا کہ وہ انتخابات سے پہلے کسی سیاسی جماعت میں شامل ہو جائیں گے ۔

○ پیپلز پارٹی سندھ کے سابق صدر مخدوم خلیق الزمان پیپلز پارٹی میں واپس آگئے ہیں ۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بیگم نصرت بھٹو نے آرمی چیف سے ملاقات کی اور مرتضیٰ بھٹو کو معافی دینے کے معاملے پر تبادلہ خیال کیا ۔ بیگم بھٹو نے کہا کہ وہ اس سلسلے میں قائم مقام صدر سے ملاقات کر چکی ہیں ۔ اس سلسلے میں نگران وزیر اعظم سے بھی ملوں گی ۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کے ساتھ میری یا مرتضیٰ کی کوئی ناراضگی نہیں ہے ۔ الیکشن لڑنے کا فیصلہ مرتضیٰ نے خود کیا ۔ ہمارے خاندان میں یا پیپلز پارٹی میں کوئی اختلاف نہیں اور نہ ہی پارٹی کسی قسم کی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گی ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر انتخابات میں تاخیر کا خدشہ ہوا تو شناختی کارڈ کی رٹ واپس لے لی جائے گی ۔ الیکشن کے التواء کو کسی بھی صورت تسلیم نہیں کیا جائے گا ۔ یہ التواء غیر آئینی اور قوم کے ساتھ دھوکا ہو گا ۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے پاس ۱۹۸۳ء میں ایک کروڑ روپیہ نہ تھا ۔ اب چھ ہزار کروڑ روپے بینکوں سے لئے ہیں ۔

○ حلقہ نمبر ۱۲۳ پی پی سے پیپلز پارٹی کے امیدوار صوبائی اسمبلی ملک ظفر علی کو نامعلوم نقاب پوشوں نے ان کے گھر کے باہر قتل کر دیا ۔

○ نواز شریف نے کراچی سے اپنی انتخابی مہم شروع کر دی ہے ۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ کراچی سے مہم کے آغاز کا مقصد پٹھانوں اور پنجابیوں کو اپنا ہمنوا بنانا ہے ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں پاکستان کا یوم آزادی منانے والوں پر بھارتی فوج نے فائرنگ کی جس سے ۲۲ افراد ہلاک ہو گئے ۔

○ مولانا کوثر نیازی نے اعلان کیا ہے کہ وہ کسی نشست سے الیکشن نہیں لڑیں گے ۔ اور صرف پیپلز پارٹی کی انتخابی مہم میں حصہ لیں گے ۔

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے

دارالصدر غربی ربوہ میں ایک مکان کرایہ کیلئے خالی ہے

رابطہ

سردار کرامت اللہ مکان ۳۴/۲۱ دارالرحمت شرقی

ریلوے روڈ ۔ ربوہ ۔ فون ۸۲۵

اعلانِ داخلہ

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ایم فل میں داخلے شروع ہو چکے ہیں ۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۸ ر اگست ۱۹۹۳ء مقرر ہے ۔ ٹیسٹ اور انٹرویو ۲۳ و ۲۴ ر اگست ۱۹۹۳ء کو ہو گا ۔ داخلہ کے خواہشمند احمدی طلباء و طالبات راہنمائی کے لئے فوری طور پر نظارت تعلیم ربوہ سے رابطہ کریں ۔

ناظر تعلیم

کیا آپ کو

پیٹ درد ، قبض ، اسہال ، پیچش ، گیس ، بد ہضمی ، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دواؤں کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟

تو

ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل

DIGEST CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے آرام آسکتا ہے

ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے ۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں ۔

قیمت پاکستان میں 20-00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10-00 روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے ۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں ۔

موجد :- ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی ۔ ایم اے ۔ ایل ایل بی ۔ فاضل عربی ۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ ۔ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش :- کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل

گول بازار ربوہ

فون آفس 771 ، کلینک 606 ، فون سیلز 211283

نہایت مضبوط ۔ بہترین رزلٹ اور بھاری میٹریل والا لانگ لائف ڈش انٹینا بنانے والے ۔ پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت کے ساتھ

ڈش ماسٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۲۱۱۲۴

فون رہائش بشارت احمد خان ۴۸۷